

## 14521-کیا جماع کی بنا پر گنہ ہونے والا بستر دھونا واجب ہے؟

سوال

میری نئی نئی شادی ہوئی ہے بعض اوقات جب میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہوں تو بستر پر سائل مادہ گرفتار ہے، میرا سوال یہ ہے کہ جب بھی ایسا ہو تو کیا ہمیں بستر تبدیل کرنا ہو گایا نہیں، فی الحال تو ہم اسے تبدیل کر دیتے ہیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ میں اپنے والدین اور بھنوں کے ساتھ ایک جی مکان میں رہتے ہوں، اس لیے ہر بار چادر دھونے کے لیے تبدیل کرنی مشکل ہے، کیا ہمارے لیے اس گندی چادر کو تبدیل کرنا ضروری ہے؟ اور کیا مرد یا عورت کے لیے وضوء یا غسل کرنا واجب ہے تاکہ دوبارہ پاک صاف ہو سکے؟

پسندیدہ جواب

اگر تو یہ سائل مادہ ہم بستری کی بنا پر خارج ہو کر بستر پر لگ جائے اور یہ منی ہے جس میں کوئی اور دوسرا مادہ مخلوط نہ ہو تو بستر دھونا واجب نہیں، کیونکہ راجح قول کے مطابق منی طاہر ہے، اور اگر بستر کو لگنے والا مادہ عورت یا مرد کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی دوسری اشیاء ہو تو پھر جماں یہ لگی ہے صرف وہاں سے بستر دھونا ضروری ہے، کیونکہ یہ اشیاء نجس شمار ہوتی ہیں، اور رہا غسل کا مسئلہ تو غسل دو حالت میں واجب ہوتا ہے:

پہلی حالت:

جب جماع کیا جائے اور عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے چاہے منی خارج نہ بھی ہو تو مرد اور عورت دونوں پر غسل کرنا واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے اور ختنہ ختنے کے ساتھ مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (291) صحیح مسلم حدیث نمبر (349)

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے:

"چاہے انزال نہ بھی ہوا ہو"

دوسری حالت:

اگر جماع کے بغیر منی خارج ہو جائے تو جب مرد یا عورت کی منی خارج ہو تو ان دونوں پر غسل واجب ہو گا، اور اگر صرف مرد کی منی خارج ہو عورت کی منی خارج ہو مرد کی نہیں تو جس کی منی خارج ہو گی اس پر غسل واجب ہو گا۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔(اور اگر تم جنی حالت میں ہو تو غسل کرو)۔ المآمدة (6)۔

اس لیے صرف اذال سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے جماع نہ بھی ہوا ہو، اور صرف جماع کرنے سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے مٹی خارج نہ بھی ہوئی ہو، اور ان دونوں سے بھی واجب ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

فتاویٰ البحوث العلمیہ والافتاء اور فتاویٰ اشیع بن عثیمین کا فتویٰ کتاب "فتاویٰ العلماء فی عشرۃ النساء (36-42)" میں دیکھیں، اور فتاویٰ منار الاسلام (1/110)۔

واللہ اعلم۔